سلسلۃ الجدید جلد ۲ — نمبر ۲۰
اے جہان منتظر خوش باش کامد و ستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

۲۲ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۃ القدیم جلد ۵ — نمبر ۲۰

Digitized by Khilafat Library

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ سوم سے ۔ عام قیمت پیشگی عہ ہوا ہے

عام قیمت مابعد سے رفی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کریں گے ۔ ان سے بحساب مابعد لیجاویگی ۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئیے خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں ملسکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجا دیگی ۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے ۔

لوکل .. عہ ۔ افریقہ .. .. صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا / مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم / ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست / بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام / دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن / جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام / ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست / زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود / آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال / وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست / ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد / ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است / منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست / منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیائے سابقین / آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست / ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک سر مو دوری از آں عالی جناب / نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے ۔ نہ ہاتھ سے ۔ نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس کے بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۲۲۔ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ ۱۷۔ مئی ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۱۔ مئی ۱۹۰۶ء

"کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں"

۱۴۔ مئی ۱۹۰۶ء

ھل اتاک حدیث الزلزلۃ۔ اذا زُلزلتِ الارضُ زلزالھا۔ واخرجتِ الارضُ اثقالھا۔ وقال الانسانُ مالھا۔ یومئذٍ تُحدّثُ اخبارھا بانّ ربّک اوحیٰ لھا۔

ترجمہ۔ کیا تجھے زلزلہ کی خبر پہنچی نہیں کہ کس طرح واقعہ ہوگا۔ زمین ایک سخت دھکہ دی جائیگی اور زمین جو کچھ اس کے اندر ہے۔ باہر پھینک دے گی۔ یعنی اکثر جگہ ایسا ہوگا۔ تب انسان کہے گا کہ آج زمین کو کیا ہو گیا۔ وہ تو مقررہ طریقوں سے باہر چلی گئی ہے۔

یعنی انسانوں پر حیرت طاری ہو جاوے گی۔ کہ ان کے علوم و تجارب کی حد سے باہر ظہور میں آئے گا۔ اس دن زمین اپنا قصہ بیان کرے گی۔ کہ اس پر کیا آفت آئی۔ کیونکہ خدا اپنے رسول کو اس کے مافی الضمیر کا ترجمان بنائیگا اور اس رسول کو وحی کرے گا کہ کس باعث سے یہ غیر آفت ظہور میں آئی۔ اور پھر خدا تعالےٰ مجھے فرماتا ہے کہ یہ سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر کئے جائیں گے تا زمین کے لوگ تجھے شناخت کریں۔

مقامی حکام پر

مجھے یاد ہے کہ جب یہاں کے سکھوں نے غریب احمد نور پر بلوہ کیا تھا۔ اس وقت میرے ہمعصر ایڈیٹر الحکم نے ایک نوٹ شائع کیا تھا کہ محض اس وجہ سے کہ ایڈیٹر الحکم ایسی فتنہ پردازیوں پر تحریری نوٹس لیتا رہتا ہے۔ خصوصاً عداوت کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اور اس نے ظاہر کیا تھا کہ میری جان۔ مال۔ آبرو خطرہ میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس کا آغاز ہو گیا ہے۔ کیونکہ ان کے خلاف دفعہ ۳۲۳ کا ایک مقدمہ دائر کیا گیا ہے جو نائب تحصیلدار صاحب بٹالہ کے ہاں دائر ہے غائر تحقیقات اصلیت کھول دیگی۔ اور آئندہ کے لئے اس سے مقامی حکام کو ایک مفید اطلاع ملے گی۔ اس کے متعلق اگر موقع پر تفتیش ہوئی تو بہت جلد اصلیت کھلے گی۔

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں

۲۔ صاحبزادہ میاں بشیر احمد کی شادی کی تقریب پر جناب میر ناصر نواب صاحب۔ صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب۔ مرزا عزیز احمد صاحب۔ مرزا محمد احسن بیگ صاحب۔ مولوی سرور شاہ صاحب۔ مولوی یار محمد صاحب بمعہ چند دیگر احباب کے ۱۰۔ مئی کی صبح کو پشاور گئے۔ میاں بشیر احمد صاحب کا نکاح جناب مولوی غلام حسن صاحب۔ سب رجسٹرار پشاور کی دختر نیک اختر کے ساتھ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۲ء میں ہوا تھا اور اب پہلی دفعہ دلہن کو گھر لانے کے واسطے احباب مذکورہ بالا تشریف لے گئے ہیں۔ راستہ میں لاہور سے خواجہ کمال الدین صاحب۔ میاں معراج دین صاحب اور دیگر بعض مقامات سے چند دوست ساتھ ہوئے۔ ۱۶۔ مئی کی شام کو قافلہ کے مع الخیر قادیان پہنچنے کا انتظار ہے

۳۔ اس ہفتہ میں کان پور سے سید قربان حسین صاحب سرہند سے جناب نصیر احمد صاحب گوجرانوالہ سے۔ میاں فیروز بخت صاحب اور ماسٹر صاحب لاہور سے حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بابو غلام محمد صاحب شیخ محمد رشید صاحب بنارس سے برادر محبوب الرحمان صاحب۔ و دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔

مقدمہ۔ سکھوں نے جو جھوٹی نالش احمد نور وغیرہ پر کی تھی اور عدالت گورداسپور سے خارج ہوئی تھی اس کی اپیل نگرانی بھی چیف کورٹ خارج ہوئی اور جو بلوہ کا مقدمہ احمد نور کی طرف سے سکھوں پر تھا وہ واپس اسی عدالت میں برائے مزید کارروائی بھیجا گیا۔ جس میں پہلے تھا۔

تار گھر۔ باوجود اسقدر کثرت کاروبار ڈاک و تار کے جو یہاں ہو گیا تاحال افسران تار کی توجہ اس طرف نہیں پھری کہ قادیان کے ڈاک خانہ میں تار کا ہونا بھی ضروری ہے؟ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کے لئے لکھی گئی ہے۔ میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ درحقیقت مولّف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولّف خود اہل زبان ہے اور مادری زبان اس کی عربی ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں۔ اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔

مرزا غلام احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

احمد مسیح کے ساتھ مباہلہ منظور

۴ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں مجھے دہلی کے اندھے عیسائی احمد مسیح کا ؎ اشتہار ملا تھا جس میں عیسائی مذکور نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان آخری فیصلہ کرنے کے واسطے مجھے مباہلہ کے واسطے طلب کیا اس کے جواب میں ۵ مئی کے اشتہار میں مینے اس دعوت کو قبول کیا. بدیں شرط کہ لاہور کلکتہ مدراس اور بمبئی چار مقامات کے بشپ صاحبان اس مباہلہ میں شامل ہوں اور اس شمولیت کیواسطے ان کے لئے تکلیف سفر برداشت کرنے اور کسی ایک جگہ جمع ہونے کی بھی شرط قرار نہیں دی کیونکہ میرے نزدیک مباہلہ تحریری بھی ہو سکتا ہے چنانچہ یہ اشتہار علاوہ علیحدہ چھپنے کے اخبار بدر مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ اول پر اور اخبار الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۱ پر بھی شائع ہو چکا ہے اور اس کے جواب کے واسطے تین ماہ کی لمبی مہلت بھی دیگئی ہے۔ لیکن آج مجھے خیال آیا ہے کہ اس مباہلہ میں عیسائی صاحبان کو اور بھی سہولت دی جاوے تاکہ ان کا کوئی جھوٹا عذر بھی باقی نہ رہے اس واسطے میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مباہلہ کیواسطے خود احمد مسیح نابینا کے بالمقابل ہی طیار رہوں۔ بشپ صاحبان اگر پسند نہیں کرتے تو وہ بالمقابل اپنا نام پیش نہ کریں بلکہ اپنی تحریری سند دیکر بذریعہ چھپے ہوئے اشتہار کے اخبار پاؤنیر یا سول میں صرف یہ شائع کردیں کہ احمد مسیح کا مغلوب ہونا ہر چہار بشپ صاحبان کا مغلوب ہونا سمجھا جاویگا۔ یہ بات بھی ہم اس واسطے کہتے ہیں۔ کہ احمد مسیح ایک گمنام آدمی ہے اور جب تک بشپ صاحبان اس کو اپنا قائم مقام نہ بنا دیں قوم پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا لیکن اب معاملہ بہت آسان کر دیا گیا ہے امید ہے کہ بشپ صاحبان پورے غور و فکر کے بعد اس مباہلہ کو منظور کرلیں گے۔

مکرر آنکہ اگر ہر چہار بشپ منظور نہ کریں تو صرف لاہور کے بشپ صاحب کی ہی تحریر کافی سمجھی جائیگی۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعود۔ قادیان

۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

ڈائری

القول الطیب

۱۰ مئی ۱۹۰۶ء - احمد مسیح عیسائی کے حضرت کو مباہلہ کے واسطے بلانے کا ذکر تھا۔ (جس کا جواب منظوری گذشتہ اخبار میں شائع ہو چکا ہے) فرمایا۔ مباہلہ ایک آخری فیصلہ ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نصارےٰ کو مباہلہ کیواسطے طلب کیا تھا مگر ان میں سے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اب بھی عیسائیوں کے دلوں پر حق کا رُعب طاری ہے اور امید نہیں کہ کوئی بشپ مباہلہ کے میدان میں آوے لیکن اگر کوئی آئیگا۔ تو ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک بڑی کامیابی دیگا۔ مباہلہ دشمن پر زد کرنیکا ایک اعلیٰ درجہ کا ہتھیار ہے۔

فرمایا اس زمانہ میں مسلمانوں کے ساتھ بھی بحث مباحثہ فضول ہے کیونکہ جن حدیثوں اور روایتوں اور عقائد کی بنا پر وہ ہم سے مباحثہ کرنا چاہتے ہیں ان کے بارے میں خود ان کے اپنے درمیان بڑے بڑے اختلاف موجود ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مہدی فاطمی ہوگا۔ کوئی کہتا کہ عباسی ہوگا۔ کوئی کہتا ہے کہ حسینی ہوگا۔ کوئی کہتا ہے کہ پیدا ہوگا۔ کوئی کہتا ہے کہ غار میں سے نکلے گا۔ کوئی کہتا ہے۔ امت میں سے ایک فرد ہوگا۔ کوئی کہتا ہے وہی پہلے ہی مہدی ہوگا غرض اس قدر اختلاف کے ساتھ تعجب ہے۔ کہ پھر یہ ہمارا مقابلہ کرتے ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ آنے والا حکم ہے وہ تمام بحثوں کا خاتمہ کرتا ہے اور اختلافی امور کے درمیان میں سے ایک سچی راہ پیش کرتا ہے اور وہی ماننے کے قابل ہے۔

۸ مئی ۱۹۰۶ء - بوقت عصر - فرمایا۔ جب تک کہ انسان بالکل خدا کا نہ ہوجائے۔ وہ کچھ نہ کچھ مس عذاب اس دنیا میں پاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض افراد دنیوی آرائش اور آرام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور اس میں مصروف ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ اپنی عملی حالت کو درست کریں اور خدا تعالیٰ کی طرف پورے جوش اور طاقت کے ساتھ جھک جاویں۔

فرمایا۔ جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی کمزور ہو تو اس کے حق میں بُرا بھلا کہنے میں جلد بازی نہ کرو۔ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ پہلے ان کی حالت خراب ہوتی ہے۔ پھر یک دفعہ ایک تبدیلی کا وقت ان پر آجاتا ہے جیسا کہ ان کی جسمانی حالت بہت سے مرحلے طے کرتی ہے۔ پہلے نطفہ ہوتا ہے۔ پھر خون کا لوتھڑا اور ایک ذلیل سی حالت ہوتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔ ایسے ہی انبیاء کے سوائے سب لوگوں کو تمام مرحلے طے کرنے پڑتے ہیں۔ مامور من اللہ کی صحبت سے انسان درست ہوجاتا ہے پھر سلسلہ بیعت کی ضرورت ہی کیا ہوتی۔ سلسلہ میں داخل ہو کر کمزور آدمی رفتہ رفتہ طاقت پکڑتا ہے۔ صحابہ کی پہلی حالت پر غور کرو۔ جب کافر مومن بن سکتا ہے۔ تو کیا ایک فاجر صالح نہیں بن سکتا۔ انسان پر کئی حالتیں آتی ہیں اور کئی تغیرات واقع ہوتے ہیں۔

۲۴ اپریل ۱۹۰۶ء - آج صبح کی گاڑی میں سوار ہو کر میں قریب ایک بجے کے قادیان پہنچا۔ تھوڑے عرصہ بعد اذان نماز ہوئی۔ وضو کرکے میں چھوٹی مسجد میں پہنچا۔ تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چھوٹے حجرے میں تشریف فرما ہیں اور آپ کے پاس حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب اور مولوی محمد علی صاحب بیٹھے تھے اور میاں غلام رسول حجام امرتسری کچھ اپنا حال بیان کر رہا تھا اس پر حضور نے فرمایا کہ آپ صبر کریں ہماری جماعت کی حالت ابتدائی ہے یہ ابھی کچے درخت کی طرح ہیں۔ دیکھو بڑے سے بڑا درخت شیشم یا کوئی اور جب چھوٹا ہوتا ہے۔ تو بہت تھوڑی طاقت سے بلکہ ناخن سے اکھڑ سکتا ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت کے بعض لوگ ابھی ایمانی حالت میں ایسے ہی کمزور ہیں۔ جیسے درخت بڑا ہو کر ایسا مضبوط ہوجاتا ہے کہ اس پر آدمی چڑھتے ہیں تو وہ ٹوٹتا نہیں۔ ایسے ہی ان کی ایمانی حالت رفتہ رفتہ مضبوط ہوجائیگی اور پھر مضبوط درخت کی طرح جاگزین ہوجائے گی۔ معراج الدین عمر

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

یسوعی نبی ڈوئی کا بیڑا غرق

ملک امریکہ سے جو تازہ اخبار اس ڈاک میں آئے ہیں ان میں نبوت کے جھوٹے مدعی ڈوئی کی سیاہ کاری اور تباہی کے عجائب قصے درج ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب ڈوئی کو اپنے بالمقابل بذریعہ مباہلہ دُعا کے سچے اور جھوٹے کا فیصلہ کرنے کے واسطے دوسری بار بلایا تھا تو اس وقت حضرت نے یہ بھی لکھا تھا۔ کہ اگر تو میرے مقابلہ پر نہ آئے گا۔ تب بھی خدا تجھے ذلیل کرے گا۔ سو اللہ تعالیٰ کی بات پوری ہوئی۔ دیکھو جھوٹا کتنی جلد گرفتار ہوتا ہے۔ اور اس کا کذب کیسے ہی تھوڑے عرصہ میں دنیا پر کھل جاتا ہے۔ ڈوئی کو دعوے کئے ہوئے ہنوز پانچ سال بھی پورے نہیں ہوئے۔ چراغ دین جمونی جو رسالت کا دعوے کرتا تھا۔ وہ بھی ایک سال کے اندر اندر فنی النار ہو گیا۔ اب ڈوئی کی حقیقت سنیئے۔

ڈوئی نے ایک شہر بنایا تھا جس کا نام اُس نے صیحون رکھا تھا۔ اس شہر کے علاوہ اب اس کا ارادہ ہوا کہ ملک میکسیکو میں ایک بڑی بستی بنائے۔ کچھ تو اس بستی بنانے کے واسطے وہ گھر سے نکلا تھا۔ کچھ اس وجہ سے کہ اس پر فالج کے دورے گرنے لگے تھے۔ اُسے کچھ دیر جزیرہ جمیکا میں رہنا پڑا۔ اس کی بیوی اور لڑکے کے ساتھ اس کے تعلقات کچھ عرصہ سے اندر ہی اندر کشیدہ ہو رہے تھے مگر بات کچھ باہر نہ نکلتی تھی۔ اس غیر حاضری کے زمانہ میں جو شخص اس کا جانشین اور نائب تھا۔ اس نے بعض امور میں ڈوئی کی خیانت دیکھی۔ جن کا ذکر اذکار رفتہ رفتہ ڈوئی کی بیوی اور لڑکے تک پہنچا۔ وہ تو اس کی بدچلنیوں سے پہلے ہی تنگ تھے۔ پبلک کے روپیہ میں اس کی خیانت کا حال سُن کر انہوں نے بھی اپنے خانگی امور کا راز ظاہر کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ڈوئی کے متعلق تمام امور کو جانشین نے اس کے مریدوں کے مجمع میں پیش کیا اور سب مریدوں نے بالاتفاق یہ رزولیوشن پاس کیا کہ وہ جھوٹا اور خائن ہے اس کو نکال دیا جاوے اور باقی تمام کام معمولی رنگ میں چلتے رہیں۔ اس اثنا میں یہ بھی ظاہر ہوا۔ کہ ڈوئی کی ایک مریدنی رتھ ہوفر نام یورپ کی ایک عورت مندلیڈ کی تھی جو کچھ عرصہ سے ڈوئی کے پاس رہتی تھی۔ ڈوئی کی بیوی نے اپنے خاوند کو رتھ ہوفر کے ساتھ ناجائز اختلاط میں دیکھا۔ جس سے میاں بیوی کے درمیان اَن بن سی ہو گئی۔ بعد میں ڈوئی نے رتھ ہوفر کو اس امر پر آمادہ کیا کہ اس کے ساتھ شادی کرے۔ لیکن خود اس قسم کی تجاویز سوچیں کہ اپنی پہلی بیوی کو کسی طرح طلاق دیدے۔ کیونکہ عیسائی عقائد کے مطابق وہ دو بیویاں ایک وقت میں نہیں رکھ سکتا تھا۔ ڈوئی کے اخبار کی نائب ایڈیٹرہ کا بیان ہے۔ کہ ڈوئی نے مجھے بار بار اس قسم کی ترغیب دی تھی۔ کہ اخبار میں ایسے مضامین لکھے جاویں۔ جن سے امریکہ کی عورتیں تعدد ازدواج پر راضی ہو جاویں اور وہ خود بھی چاہتا تھا کہ کئی ایک عورتوں کو اپنے نکاح میں لائے۔ مگر ملک کے رسومات سے خائف تھا۔ یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے کہ دراصل ڈوئی صاحب رتھ ہوفر کے ساتھ نکاح کر چکا تھا اور یہ نکاح ملک سکاٹ لینڈ میں ۱۹۰۲ء میں ہوا تھا لیکن وہ نکاح عام طور پر گرجہ میں نہیں ہوا تھا۔ بلکہ دو گواہوں کے سامنے آپس میں ہی فیصلہ ہو گیا تھا۔ نکاح کی رسم صرف سادگی کے ساتھ اس طرح سے ادا ہو گئی تھی۔ کہ ڈوئی نے رتھ ہوفر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا کہ یہ میری سچی اور قانونی بیوی ہے۔ آج کل وہ عورت شہر برن واقع ملک سوئٹزرلینڈ میں ہے۔ اس عورت کا بھائی ملک اٹلی میں شراب بیچتا ہے۔ اُس نے ایک دفعہ اپنی بہن کو شراب کی بوتلوں کا ایک صندوق بطور تحفہ کے روانہ کیا۔ جس کو ڈوئی اور رتھ ہوفر نے مل کر پیا۔ یہی ڈوئی ہے۔ جس نے اپنے مریدوں کے درمیان شراب کو حرام کیا ہوا ہے۔

صیحون کے شہر میں ڈوئی پر ۱۰ الزام لگائے گئے جن میں سے بعض مختصر طور پر یہ ہیں۔ (۱) پہلی بیوی کو طلاق دے کر میکسیکو میں سات نئی بیویاں رکھنا چاہتا ہے۔ (۲) نوجوان لڑکیوں کو بزرگانہ برکت کا بوسہ دینے کی ایک مذہبی رسم اس نے ایجاد کی تھی (۳) سات عورتیں ہمیشہ اپنے پاس رکھتا تھا۔ (۴) جماعت کے فنڈ میں سے ساٹھ لاکھ روپیہ کا غبن کیا (۵) ایک عورت پر عاشق ہو کر اُسے تین ہزار روپیہ دیا۔ (۶) اپنے واسطے ایک مکان بنوانے پر ساٹھ لاکھ روپیہ خرچ کیا۔ اسی ہزار روپیہ اس خواہش اور کوشش میں تلف کیا کہ کسی طرح ایڈورڈ بادشاہ کے ساتھ مجھے ملاقات حاصل ہو جاوے (۸) اپنی بیوی کو مارا۔ اور کمرے کے اندر بند کر کے قید کر دیا (۹) موسیٰ ثانی ہونے کا جھوٹا دعوے کیا۔ (۱۰) شراب پیا کرتا تھا۔ (۱۱) لوگوں کو کہتا کہ ڈاکٹر کا علاج نہ کرو۔ اور خود ہمیشہ ایک ڈاکٹر اپنے ساتھ رکھتا تھا۔

وغیرہ وغیرہ

ان خبروں کو سُن کر ڈوئی نہایت غصہ سے بھرا ہوا اپنے شہر کو واپس جا رہا ہے اور اس کا ارادہ ہے۔ کہ اپنے جانشین کو موقوف کرے گا۔ اپنی بیوی اور لڑکے کو شہر سے نکال دے گا۔ اور جانشین اور بیوی اور لڑکے نے یہ تجویز کی ہے کہ جس وقت ریل سے اُترے۔ اس کو پکڑ کر فوراً پاگل خانہ میں بھیج دینا چاہیئے۔ یا غبن کا مقدمہ اس پر بنانا چاہیئے۔ دیکھئے نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

پادری ٹوفر اینڈرسل صاحب نے اپنے وعظ میں فرمایا تھا۔ کہ یہودیوں کو عیسائی بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ پریزیڈنٹ روزولٹ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یہودی لوگ جرم کے بہت مرتکب ہوتے ہیں۔ اخلاقی جرموں کے سبب جو لوگ قید ہوتے ہیں ان میں سے ۸۲ فیصدی یہودی ہوتے ہیں۔ پریزیڈنٹ روزولٹ صاحب پادری صاحب کی اس تقریر کی خبر پا کر پادری کو ایک خط لکھا ہے جس میں صاف الفاظ میں یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ پادری صاحب نے جھوٹ بولا ہے۔ اُنہوں نے کوئی ایسا کلمہ نہیں بولا۔ پادریوں کی ہمیشہ عادت ہے کہ اپنے مذہب کی فروغ دینے کے واسطے غیر مذاہب اور غیر اقوام کے متعلق جھوٹے قصے گھڑتے رہتے ہیں۔ انھیں دن ایک پادری نے امریکہ میں عورتوں کو اسلام سے نفرت دلانے کے واسطے برملا لکچر میں یہ جھوٹ بولا۔ کہ مذہب اسلام کے مطابق کوئی عورت بہشت میں نہیں جا سکتی۔ خدا ایسے جھوٹوں کو غارت کرے۔

ایک لاکھ اشاعت بدر

بدر ۷ - مکرم بندہ مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک لاکھ پرچہ کی اشاعت کو میں نے مناسب پایا اور محبت کی نظر سے دیکھا۔ اگر اس تجویز کو احمدی جماعت قبول کرلے اور اپنے چندوں سے اور امداد سے اس قابل بنادے تو میں آپ کو اس فنڈ میں مبلغ ۵۰ روپیہ دونگا۔ اور ہر پرچہ ایک لاکھ کی اشاعت والا آپ میرے نام بذریعہ وی۔ پی بھیجکر روپیہ وصول کریں۔ زیادہ خیریت ہے۔ منولا بخش از گوالی

مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ ربہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بدر کے ایک لاکھ اشاعت کے متعلق جو تجویز سوچی گئی ہے یہ ازبس ضروری ہے اصل محرک تجویز نے مجھے اور اخویم صاحب سید حیات علی شاہ کو بھی کہا کہ تم دونو اپنے اپنے چندہ کی تعداد معین کرو۔ اس لئے میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ جب یہ تجویز پختہ ہو جاوے۔ تو چھ روپیہ مجھ سے بذریعہ وی پی وصول فرمانا اور اخویم صاحب نے ۶ روپیہ تسلیم کر لئے ہیں وہ شاید خود ہی جناب کو اطلاع دیں گے۔ سید محمد سرور شاہ از دادان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا ارادہ ہے کہ باقی بھائیوں سے بھی حسب توفیق کچھ وصول کر کے ارسال کروں گا۔ بدر کی ایک لاکھ اشاعت میں علاوہ اور فوائد کے تبلیغ اور اتمام حجت ہو سکتی ہے۔ ایک حد تک اب پورے طور سے جماعت کو توجہ دلائیں کہ خدا کرے یہ کام ہو جاوے۔ محمد [illegible]

بدرِ منوّر

۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

پارہ ۲۶ رکوع ۱۱

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۱۸ جلد ۲ مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا۔

ترجمہ۔ وہی خدا ہے جس نے روک رکھے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے وادی مکہ میں بعد اس کے کہ تمہیں ان پر غالب کیا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ جب کہ مسلمان حدیبیہ میں ڈیرا لگائے ہوئے تھے۔ اس وقت کفار کا ایک گروہ اچانک مسلمانوں پر خفیہ طور پر آپڑا۔ مگر وہ گروہ گرفتار ہوگیا۔ اور مسلمان ان کے ہاتھوں اذیت اٹھانے سے بچ رہے۔ بعد میں بہ سبب صلح ہوجانے کے ان کو چھوڑ دیا گیا اس طرح کفار بھی بچ رہے اور مسلمان بھی بچ رہے اور کوئی کشت وخون آپس میں نہ ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو نرمی کا سلوک ہورہا تھا یہ اس کا نتیجہ تھا ورنہ کفار تو ایسے ہی کرتوت ہمیشہ کرتے تھے۔ وہ قابل سزا ہوچکے تھے۔

هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا

ترجمہ۔ وہی لوگ ہیں جو کافر ہوئے اور تمہیں مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکا۔ اور قربانی روکی گئی اس بات سے کہ حلال ہونے کی جگہ پر پہنچے۔ اور اگر ایسے ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے اور ناواقفی کے سبب انہیں بھی کچل ڈالتے۔ پھر اس بے خبری کے سبب تمہیں ایذا پہنچتی تو کہ داخل کرے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جسے چاہے۔ اگر مسلمان ایک طرف ہوجاتے۔ تو بے شک ہم عذاب کرتے۔ ان میں سے کفار کو دردناک عذاب۔ اس آیت شریف میں صلح حدیبیہ کی ایک حکمت اور فائدے کو بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس وقت مکہ میں بہت سے مسلمان مرد اور عورت مخفی تھے۔ جن میں سے بعض کھلے طور پر مسلمان ہوچکے تھے۔ اور بعض ہنوز مخفی تھے۔ بلکہ بعض ایسی استعداد کے لوگ تھے۔ کہ وہ عنقریب مسلمان ہوجانے والے تھے۔ اگر ایسے وقت میں جنگ چھڑ جاتی۔ تو بلا امتیاز وہ سب کے سب تہ تیغ ہوجاتے اور مسلمانوں کو جب بعد میں ان کا حال معلوم ہوتا۔ تو ایک بڑے رنج کا موجب ہوتا۔ اس واسطے حکمت الٰہی نے پہلے سے اس قسم کے سامان مہیا کر دئے کہ صلح ہوگئی اور جنگ نہ ہونے پائی اور وہ سب کے سب بچ گئے اور اپنے وقت پر مسلمانوں میں شامل ہوگئے اور بعد میں جب کفار نے جنگ کا سلسلہ چھیڑا۔ تو وہ مقدس روحیں سب ان میں سے الگ ہوچکی تھیں۔

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔

ترجمہ۔ جب کہ کفار نے اپنے دلوں میں ایک محبت پیدا کی جو جاہلیت کی محبت تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر ایک تسکین نازل فرمائی اور تقوے کی بات ان کو لازم کردی اور وہ اسی کے بہت حق دار اور لائق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جاننے والا ہے۔ کیا معنے۔ کفار نے اس موقعہ پر بڑی ضد کی۔ اور ایسے شرائط پیش کئے۔ جو بظاہر مسلمانوں پر بہت سخت تھیں اور کہا کہ ہم ہرگز اس دفعہ عمرہ نہ کرنے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنوں کے دلوں میں ایسی تسکین نازل کی کہ انہوں نے وہ سب شرائط کفار کے تسلیم کئے اور یقین کرلیا کہ اس میں ہمارے واسطے بہتری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بالآخر ضرور ہم کو ہی فتح دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

نمازِ جنازہ

۱۔ میاں کریم بخش رفوگر مرحوم ساکن لاہور ۴ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو فوت ہوئے۔ منشی ہدایت اللہ صاحب کوچہ چابکسواراں لاہور سے ان کے نماز جنازہ کیواسطے درخواست کرتے ہیں۔ ۲۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ احباب سے نماز جنازہ کی درخواست حافظ صاحب کرتے ہیں (۳) برادر محمد امین صاحب پراچہ ساکن بھیرہ کی زوجہ مرحومہ کا جنازہ بمعہ ہر دو مذکورہ بالا جنازوں کے ۱۱ مئی جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ حضرت اقدس علیہ السلام نے پڑھایا ۴۔ عاجز راقم (محمد صادق) کی لڑکی آمنہ بیگم جو اگست سنہ ۱۹۰۵ء میں پیدا ہوئی تھی جمعہ کے دن ۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کی شام کو ۸ بجے کے قریب فوت ہوئی۔ ۱۲۔ مئی کی صبح کو جنازہ پڑھا گیا۔ اور دفن کی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے جلد درخواستیں بھیجکر منگاؤ کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے۔

ایک عظیم الشان رعائت

اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لے سکتا ہے؟

۱۔ جو صاحب ۵ اجولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور موازی چھ آنے اخراجات روانگی و محصولڈاک اور پونے تین روپیہ اخبار بدر روانہ کردیں گے انکو براہین احمدیہ صرف چار روپے میں دیجائیگی

۲۔ بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں بشرطیکہ وہ

ا۔ دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر ان کے چندے بھجوا دیں۔

ب۔ ۱۹۰۶ء کے چندہ سمیت جو رقم ان کے ذمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیجدیں۔

معراج دین عمر

جن اصحاب نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین صاحب کی خدمت میں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ میں بمعہ قیمت رعایتی حقوق پر ارسال کی تھیں انکو براہین احمدیہ لاہور سے ہی روانہ ہو سکے گی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور میں موجود ہیں۔

باقی خریدار قادیان کے دفتر بدر سے منگوا سکتے ہیں۔ مینیجر بدر۔

گذارش قابل توجہ

چونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے اور کارخانہ کے اخراجات چلانے کے لئے روپیہ موجود رہنا چاہیئے۔ اور وہ اس طرح سے ہو سکتا ہے۔ کہ احباب اخبار کی قیمت پیشگی عطا فرماویں اس واسطے مجبوراً ہم نے مناسب سمجھا۔ کہ جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو اس بات کا پابند کریں کہ خریداروں سے قیمت اخبار پیشگی لی جائے۔ چنانچہ بعض وجوہات کے باعث مجبور ہونے پر ہم نے سلسلہ وار خریداروں کے نام اس مضمون کے کارڈ دفتر سے شائع کئے کہ یا تو خود قیمت بھیجدیں۔ یا فلاں تاریخ کا پرچہ بذریعہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے طیار رہیں اور یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ اگر کوئی صاحب یکمشت روپیہ نہ دے سکے۔ تو دو بار کرکے ہی ادا کردے۔ اور اگر کسی وجہ سے سردست قیمت ادا کرنے سے معذور ہی ہو۔ تو وہ بذریعہ کارڈ دفتر میں اطلاع دیدے۔ تاکہ اس کے نام وی۔ پی ارسال نہ کیا جاوے۔ اس پر بعض احباب نے تو خود ہی قیمت بھجوائی۔ اور بعض نے وی۔ پی وصول کرکے مشکور فرمایا لیکن ان دوستوں پر کیسا افسوس ہے کہ جنہوں نے باوجود ایسی تاکید کے اپنی معذوری کی اطلاع ایک پیسہ کے کارڈ پر نہ دی۔ اور خاموشی سے یہ خیال کرکے کہ وہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے طیار ہیں۔ ان کے نام وی۔ پی جاری ہو گئے اور اونھوں نے واپس کردئے۔ اور بجائے کچھ فائدہ پہنچانے کے الٹا ضرر کا نقصان کارخانہ کو پہنچایا۔ ایسے لوگوں پر کیا امید کی جاوے۔ کہ وہ اخبار کے بہتری کے خواہاں ہیں۔ پس احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اخبار کی قیمت بذریعہ پیشگی ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ اور آئندہ اس معاملہ میں وہ احتیاط سے کام لیں اور کارخانہ اخبار بدر کے اعانت سے حصہ لیں۔ اگر کسی صاحب کو وی۔ پی لینا منظور نہ ہو تو فوراً اطلاع کرنی چاہیئے کیونکہ کافی وقت پہلے دیکر خط لکھا جاتا ہے۔ مینیجر۔

دینیات کا پہلا رسالہ

جس کو حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے لکھا ہے اور شیخ یعقوب علی صاحب نے چھپوایا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں نماز کی دعائیں۔ تیمم۔ اذان۔ وضوء۔ اوقات نماز۔ فرائض سنن نماز۔ وغیرہ کے سب ضروری مسائل درج ہیں اور اخیر میں قرآن شریف کی چند آخری سورتیں بھی درج ہیں۔ غرض ابتدائی بچوں کے واسطے نماز کے سکھلانے کا پورا مجموعہ ہے رسالہ ۲۰ صفحہ کا ہے۔ اور قیمت ۱ر ہے۔

دعا مدد۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی ہمشیرہ بیمار ہے احباب سے دعا کے واسطے درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا دے۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۱۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء	۵۳۹	محمد عمر صاحب	للعہ
۲۲۔ 〃 〃	۱۱۰۱	بابو کریم بخش صاحب	عہ
۲۳۔ 〃 〃	۱۰۵۰	محمد بخش صاحب	۶ ۱۲
۲۳۔ 〃 〃	۱۰۲۵	الٰہی بخش صاحب	ے
۲۳۔ 〃 〃	۶۹	ولی محمد صاحب	عہ
۲۳۔ 〃 〃	۸۵۴	جان محمد صاحب	۶ ۱۲
۲۳۔ 〃 〃	۹۹۴	محمد دین صاحب	۶ ۱۲
۲۴۔ 〃 〃	۱۰۲۴	حکیم محمد یٰسین صاحب	۶ ۱۲
۲۴۔ 〃 〃	۳۰۳	راجہ شیر محمد صاحب	صہ
۲۵۔ 〃 〃	۱۰۱۵	نور محمد صاحب	۵ ۱۲
۲۵۔ 〃 〃	۱۱۲۲	محمد یار صاحب	عہ
۲۶۔ 〃 〃	۱۰۸۵	رحیم بیگ صاحب	۶ ۱۲
۲۷۔ 〃 〃	۹۰۲	امیر محمد صاحب	۳
۲۷۔ 〃 〃	۶۲۲	عبدالرحمان صاحب	عہ
۲۸۔ 〃 〃	۱۶۲	سید سرور شاہ صاحب	۶ ۱۲
۲۔ مئی ۱۹۰۶ء	۴۳۵	گلاب الدین صاحب	۳

حضرت مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اگر مناسب خیال کریں - تو مندرجہ ذیل تجویز شائع فرما دیں -

ایک عمدہ تجویز

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے بعد خطوط اور خصوصاً چندوں کی رسیدوں کے آنے میں خاص قسم کی لاپرواہی ہو رہی ہے - جس کا دفعیہ میرے خیال میں ضروری ہے - مرحوم ڈاک کے کام میں نہایت چست تھے اور چندوں کے جمع کرنے - تقسیم کرنے اور پھر سب کو رسیدیں بھیجنے میں بڑے اعلیٰ درجہ کے محتاط تھے -

۱ - کیا ہی اچھا ہو - اگر دارالامان کے احباب میں سے ایک صاحب سب کے مشورہ سے پبلک یا جنرل آمین مشتہر کر دیا جاوے اور بیرونجات کے احباب پنے چندے ان کے نام روانہ کر دیا کریں اور وہ چندوں کو بموجب تفصیل تقسیم فرما کر فرستندہ کے نام بذریعہ کارڈ اطلاع بھیجا کریں - جس سے کہ دل کو تسکین اور چندہ کے پہونچ جانے کی خوشی ہوتی ہے نیز ہر روز جو بیرونجات کے احباب بہ سبب ناواقفی دیگر مدوں کے چندے حضرت اقدس کے نام بھیج کر کے آپ کی تضیع اوقات کرتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا آدمی دارالامان میں نامزد نہیں ہے کہ جس نے ہر قسم کے چندے تقسیم کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا ہوا ہو اس بات کی اطلاع تو میں نے اکثر بدر اور الحکم میں پڑھی ہے کہ مدرسہ کا روپیہ آمین مدرسہ کے نام - لنگرخانہ کا روپیہ حضرت اقدس ؑ کے نام اور یتیم خانہ کا روپیہ فلاں شخص کے نام - اور فلاں کا روپیہ فلاں کے نام آیا کرے - لیکن اس طرح علیحدہ علیحدہ روپیہ بھیجنے میں جو کچھ خرچ پڑتا ہے - اس کی بابت کبھی بھی توجہ نہیں کی گئی -

قطع نظر ان احباب کے جو ہر ایک مد میں پانچ روپیہ ماہوار یا اس سے بھی زیادہ دیتے ہیں - اکثر اصحاب ایسے بھی ہیں کہ جن کا مجموعہ چندہ ماہوار دو تین روپیہ ہوتا ہوگا - پس اگر وہ تین روپیہ کو چار مدوں میں بھیجنا چاہے تو کیا اُسے ہر ایک کے نام علیحدہ علیحدہ منی آرڈر بھیجنا چاہیئے؟ نہیں ہرگز نہیں - بلکہ میری خیال میں یہی بہتر طریقہ ہے کہ مشتہر شدہ امین کے پاس چندہ بھیجکر تفصیل بذریعہ کوپن یا کارڈ روانہ کی جاوے تاکہ امین مذکور تقسیم کر کے ہر ایک مد کے امین سے ایک ایک رسید لیکر کارڈ بنام فرستندہ بھیجدے - ہاں اس طرح رسیدی کارڈوں کیواسطے یا تو امین صاحب کے پاس کوئی علیحدہ مد ہو یا فرستندگان جوابی کارڈ یہ تفصیل تحریر فرمایا کریں جو کہ بہت ہی مناسب ہے -

۲ - یہ کہ دارالامان سے ایک ماہواری رسالہ نکلا کرے - جس میں تمام احباب چندہ دہندگان کی رقوم چندہ معہ مفصل پتہ درج ہوں یا یوں سمجھیں کہ ہر ایک مد کے رجسٹر کی ماہواری نقل شائع ہوا کرے خواہ پھر اسی رسالہ کو بعض دیگر مضامین سے بھی آراستہ کر لیا جا سکتا ہے - اس میں تین فائدے ہیں -

ا - اپنی جماعت کے احباب سے واقفیت پیدا ہوتی ہے اور محبت بڑھتی ہے

ب - جوشیلے احباب کے چندوں کی رقمیں دیکھکر قدرتاً چندہ زیادہ دینے کی تحریک پیدا ہوتی ہے -

ج - جن احباب کے نام لقایا ہو ان کے نام لقایا دکھا جاوے تاکہ وہ آئیندہ وقت پر چندہ روانہ کرنے کی کوشش کیا کریں -

۳ - یہ کہ بیرونجات کیواسطے ایک واعظ کی اشد ضرورت ہے جو کہ ان مختلف جگہوں میں جا کر وعظ کیا کرے جہاں اپنی جماعت کے لوگ تو بہت ہیں لیکن بہ سبب ناواقف ہونے ضروریات سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چندوں کے ادا کرنے میں سست ہیں یا بالکل نہیں دیتے - نیز واعظ صاحب بعض ضروری مسائل کی بابت بھی وعظ فرما کر ایک قسم کی تبلیغ کیا کریں اور ہر ایک احمدی سے حسب توفیق چندے کا اقرار کرا کے امین مذکور کے پاس اس کا نام روانہ کرا کر ماہواری رسالہ میں شائع کرا دیا کریں - جبکہ حضرت اقدس ؑ ایک دھیلا تک چندہ قبول فرماتے ہیں - تو پھر کیوں نہ ہر ایک احمدی کو حسب توفیق چندہ دینے کا عادی کیا جاوے - میرے خیال میں بہت سے گاؤں کے گاؤں ایسے ہوں گے جہاں سے ایک پیسہ بھی چندہ کبھی نہیں آیا - حالانکہ وہ احمدی ہیں اور اگر ان سے طلب کیا جاوے تو بڑی خوشی سے دیں گے لیکن یہ سوال کہ ان کی طرف سے پھر کیوں چندہ نہیں آتا - اس کی یہی وجہ ہے کہ ان بیچاروں کو خبر ہی نہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں چندہ کی بھی ضرورت ہے -

میں نے اکثر دیکھا ہے کہ مختلف انجمنوں کے واعظ مختلف شہروں میں جاتے ہیں اور وہاں وعظ اور لکچر سنا کر بہت سا روپیہ اکٹھا کر کے لے چلتے ہیں - اس کی وجہ کیا ہے - میرے خیال میں اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ ضروریات کو زبانی بیان کرتے ہیں جس سے لوگوں میں ایک تحریک پیدا ہوتی ہے اور چاروں طرف سے چندہ جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے اگر رسالہ کی ماہواری اجراء کی تجویز ہو جاوے - تو پھر امین صاحب کو علیحدہ علیحدہ رسیدیں بھیجنے کی بھی ضرورت نہ رہے گی -

اگر علیحدہ رسالہ جاری کرنے میں خرچ زیادہ پڑنے کا احتمال ہو تو پھر مولوی شیر علی صاحب جو ایک ماہواری رسالہ موسوم "تعلیم الاسلام" جاری فرمانے لگے ہیں - اسی کے آخر میں چند ورق بڑھا کر ہر ایک مد کے چندوں کی رجسٹروں کی نقل شائع ہو جایا کرے جو کہ امین صاحب طیار کر کے ان کو دیدیا کریں گے بیشک یہ طریقہ نہایت ہی کم خرچ ہوگا -

امید ہے کہ دارالامان کے مہاجر خصوصاً اور دیگر احباب عموماً ان سطور پر غور فرما کر اگر مناسب خیال فرما دیں تو کچھ کارروائی شروع کریں گے - والسلام

عاجز - سید قاضی غلام حسین ویٹرنری اسسٹنٹ گورنمنٹ کیٹل فارم حصار -

پاک شاعری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب "بدر" زاد عنایتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چونکہ میں نے چند اشعار مدحیہ در شان امام ہمام مسیح موعود علیہ السلام تصنیف کئے ہیں لہذا بعد اصلاح اپنے اخبار صداقت آثار کے کسی کونہ میں جگہ دیکر ممنون و مشکور فرماویں -

اشعار مدحیہ

دل میں ہے میرے بھری دید کی حسرت تیری
کس طرح دیکھوں میں وہ چاند سی صورت تیرا

مہر و ماہ مارے حیا منہ کو چھپائے اپنے
اک جھلک دیکھے جو نبی نور کی مورت تیری

جب تجھے اہل زمیں مانیں نہیں کیا غم ہے
آسمانوں پہ ملک کرتے ہیں عزت تیری

اس کا کر سکتے ہیں کیا اے میرے مولا دشمن
جب حفاظت میں اُسے رکھتی ہے نصرت تیری

ہوتے ہیں در پہ تیرے زندہ ہزاروں مردے
کیا عجب کیمیا ہے صحبت و قربت تیری

قادیاں جائے اماں تو نے بنایا یارب
کس کو معلوم یہ تھی قدرت و حکمت تیری

چھوڑ دولت کو ترے در پہ پڑے ہیں کتنے
کھینچ لائی ہے وطن سے اُنہیں رغبت تیری

یوں تو گھر بیٹھے بہت بکتے ہیں پیر و مُلّا
قادیاں جاتے نہیں دل میں ہے دہشت تیری

دین کو تو ہی ثریا سے زمیں پر لایا
کیسے نادان ہیں جو کرتے نہیں حرمت تیری

تجھ کو خالق نے عجب رتبۂ عالی بخشا
کتنے اُمرائے زماں کرتے ہیں خدمت تیری

پادری - مولوی اور نیچری سارے بھاگے
تاب لائے نہ کوئی دیکھ وہ جرأت تیری

تو محمدؐ کا پیارا ہے خدا کا مرسل ٭ اس لئے ہو رہی عالم میں ہے شہرت تیری
دوستوں پر جو کرم ہے تو تعجب کیا ہے ٭ دشمنان تیرے جو ہیں ان پہ ہے رحمت تیری
دھن اتنا ہی چلا حق بشارت دی ہے ٭ بادشاہ کپڑوں سے ڈھونڈیں گے وہ برکت تیری
ہے وہی بندۂ رب اور نبی کا اُمت ٭ اپنے دل میں جو سدا رکھتا ہے اُلفت تیری
میں سمجھتا ہوں یقیں مرتد و ملعون اس کو ٭ دل میں جو اپنے رکھے میرزا کلفت تیری
فکر ہے دین کا تجھ کو تو ہے غلام احمدؐ ٭ نام ہے جیسا ترا ویسی ہے خدمت تیری
دین کے کام میں تو عمر گھٹائی اپنی ٭ اس بڑھاپے میں بھی اللہ ری ہمت تیری
خاکیا تیرا ہوں تو مجھکو بلالے در پر ٭ اب ستاتی ہے مجھے ہر گھڑی فرقت تیری

راقم - سید رسول بخش احمدی - المتخلص خاکپا - مدرس مدرسہ گیرنگ قلعہ خورد

ایک مکّی عرب کا سلسلہ احمدیّہ میں داخل ہونا

اور اس کی شہادت

اما بعد۔ عرض کرتا ہے۔ امیدوار رحمت تواب احمدؐ رشید نواب مجھ کو ایک زمانہ ہوا کہ ہندوستان میں وارد ہوں۔ ہر قسم کے لوگوں سے ملنے کا اتفاق رہا۔ ازاں جملہ حضرت اقدس امام الزمان مسیح موعود و مہدی مسعود جناب مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی علیہ السلام کے متعلق بہت کچھ مختلف باتیں سنتا رہا۔ موافق بھی۔ مخالف بھی۔ مگر بکثرت ان کے مخالف ہی رائیں سنتا رہا۔ چوں کہ ان کی کوئی تصنیف و تالیف کبھی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ اور زیادہ تر مخالفوں سے ہی ملنا جلنا رہتا تھا۔ اس لئے میں بھی انکار و مخالفت پر تلا ہوا تھا۔ مگر صرف زبانی جمع خرچ تھا۔ یعنی کبھی قلم نہیں اٹھایا۔ اور الحمد للہ زبان سے بھی کبھی کوئی سخت کلمہ شاید نہ نکلا ہوگا۔ مگر پھر مخالفت ہی۔ مجھ کو بارہ تیرہ سال کا عرصہ ہوا جبکہ میں نے مکہ معظمہ میں ایک خواب دیکھا تھا۔ جس میں میں نے امام مہدی علیہ السلام سے بیعت کی تھی۔ اور اس خواب کا ظہور کا ہمیشہ منتظر رہتا تھا۔ اس کے بعد میں نے متعدد مقامات و مختلف اوقات میں کچھ آوازیں سنیں۔ کچھ خواب دیکھے۔ مگر حضرت اقدس کی خبر بھی جب تک میرے کان میں نہیں پہنچی تھی رفتہ رفتہ جب ہندوستان میں آنے کا اتفاق ہوا۔ تو میں نے یہ سنا کہ ایک شخص مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیان میں ہیں جنہوں نے دعوے مسیحیّت و مہدویّت کیا ہے تو یہ بات کچھ ایسی بھیانک اور غیر مانوس معلوم ہوتی تھی۔ کہ اندازہ سے باہر اور خاصکر مخالفین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہوا۔ مگر اذا اراد اللہ امرا ھیّأ اسبابہ کے موافق حق کی روشنی مجھ پر ظاہر ہوئی۔ جب میں پنجاب میں پہنچا۔ تو قریب تین ماہ کے امرتسر رہنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں بھی حضرت اقدس کے مخالفین ہی سے زیادہ تر ملنے کا اتفاق رہا۔ جن سے بجز مخالفت کے دوسری بات ہی نہیں سنتا تھا۔ الغرض ایسی حالت میں یکایک جماعت احمدیہ میں سے دو ایک شخصوں سے حیات و وفات مسیح کے متعلق کچھ نیم گفتگو سی ہو کر رہ گئی۔ بحث ناتمام رہی۔ دوسرے روز پر ملتوی ہوئی۔ دوسرے روز بھی کسی وجہ سے ملتوی ہو گئی۔ شب کو میں نے حضرت اقدسؑ کو خواب میں دیکھا اور جن لوگوں سے مباحثہ ٹھیرا تھا۔ بلا تأمّل یہ کہا کہ اس کا فیصلہ خاص دن میں جا کر جناب مرزا صاحب سے ہی ہوگا۔ جیسے میرے دل میں اس جوش کے ساتھ یہ ارادہ ہوا۔ کہ جس قدر جلدی ہو سکے قادیان پہنچوں یہاں تک کہ میں قادیان پہنچا۔ راہ میں بلکہ پہنچکر بھی بہت سی باتیں میرے دل میں تھیں مگر پہنچتے ہی وہ باتیں خود بخود دل سے نکلنی شروع ہو گئیں۔ میں اس کو بجز کرامت یا اعجاز کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ قادیان دارالامان میں پہنچ کر دوسرے روز حضرت اقدس (روحی فداہ) کی قدم بوسی سے مشرف ہوا۔ جو کیفیت مجھ کو حاصل ہوئی۔ اس کو مخالفین کے لئے میں ان لفظوں میں ادا کرتا ہوں (تا در نیابی ندانی) یا کسی کا شعر ہے۔ ؎

لطف مے تجھ سے کیا کہوں زاہد ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

بدر کی پیشانی پر جو شعر لکھا ہوا ہے۔

چہ گویم با تو گر آئی بجا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی۔ غرض دارالامان بینی

بالکل سچ ہے۔ میری زبان پر یہ شعر ہر وقت جاری رہتا ہے دوسری بار جو حضرت اقدس سے نیاز حاصل ہوا تو مجھ سے نہ رہ گیا اور میں نے بیعت کر ہی لی۔ اس وقت میری زبان پر یہ کلمات جاری ہوئے جو حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ہذا تاویل رویای من قبل قد جعلہا ربی حقا)۔ اس کے بعد میں موافق عادت کے دوپہر کو سو گیا۔ تو دیکھتا کیا ہوں کہ آپ فرماتے ہیں۔ ہماری رائے تجھ کو ابھی بیعت کرنے کی نہیں تھی۔ ہم چاہتے تھے کہ اپنے شکوک پورے طور پر رفع کر لیتا۔ تو بہتر تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے دل میں ایسے شکوک ہی نہیں رہے جن کے ازالہ کی ضرورت ہو دوسرے روز میں نے یہ خواب آپ سے عرض کیا۔ کہ واقعی ہمارے دل میں یہی بات تھی کہ جو تو نے دیکھی۔ اس کے بعد آپ نے مہتمم کتب خانہ کو حکم فرمایا کہ جو تصنیف میں مانگوں مجھ کو دی جاوے۔ چنانچہ آٹھ دس تصنیف میں نے لیں۔ ازاں جملہ حمامۃ البشریٰ ہے جس کو میرے ساتھ خاص تعلق ہے اس کی تعریف سے تو میری زبان قاصر ہے صرف اتنا کہدینا کافی سمجھتا ہوں کہ فقط ایک یہ کتاب تمام جہان کے لئے کافی ہے۔ اور واقعی یہ تقریر اور یہ تحریر خارق عادت سوائے معجزہ کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مخالفین کو نظر نہیں آتا۔ بجز اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ (و من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نورا) یہاں پہنچ کر مجھ پر جو کیفیتیں وارد ہوئیں۔ ان کا بیان میں نہیں کر سکتا۔ وفات مسیح جس کا میں سخت مخالف تھا۔ اس کے متعلق مجھ کو عجیب عجیب مضامین سوجھنے لگے اور مجھ کو خود یہ امر محسوس ہوتا ہے۔ کہ ایک چشمہ فیض ہے۔ جو میرے دل پر گر رہا ہے۔ چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے پیش کش ناظرین ہے میں دوپہر کو ایک روز حسب عادت سو کر جو اٹھا تو یہ مضمون میرے دل میں جوش مار رہا تھا۔ اور یہ ساری عمر میں پہلا اتفاق تھا۔ یکایک میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ تشریف لانے کی کیا ضرورت ہے۔ تو میرے خیال میں مندرجہ ذیل ضرورتیں معلوم ہوئیں۔

اوّل تو یہ کہ آپ اپنے پیروؤں کو کافروں پر غلبہ بخشیں۔

دوم یہ کہ اپنی شریعت کو دوبارہ قائم کریں۔

سوم۔ یہ کہ تثلیث کا ابطال کریں۔ اب اس کی تفصیل سنیئے۔

پہلی شق تو اس وجہ سے باطل ہے۔ کہ تحصیل حاصل ہے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ نے ویسے ہی وعدہ فرمایا ہے۔ دوم۔ آپ کے پیرو آپ کے مخالفوں پر غالب ہی ہیں۔ خواہ وہ دوبارہ تشریف لاویں۔ یا نہ لاویں۔ دوسری صورت کا بطلان بین ہے۔ کہ اب کوئی دوسری شریعت قائم کرنے والا نہیں آوے گا۔ رہا یہ کہ وہ شریعت محمدیہ ہی کو آکر مستحکم کریں گے تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ ایک مجدد سے بخوبی نکال سکتا ہے چنانچہ نکالتا چلا آیا ہے۔ تیرہ سو برس سے اس کام کے لئے ایک جلیل القدر پیغمبر کو دو ہزار سال تک آسمان پر بٹھا رکھے اور اب اس کو نازل کرے اور میں بلا کسی استخفاف کے یہ کہتا ہوں کہ بھلا جب ان سے اپنی تو نبیڑی نہ گئی اور سدا ناکامیوں سے ہی کام پڑا۔ تو بھلا دوسرے کی کیا سنبھالیں گے اور اپنے اتباع کو کیا عزت اور غلبہ بخشینگے۔ (سالے کہ نکو است از بہارش پیدا ہست) اگر وہ اس قابل ہوتے۔ تو اسی وقت کچھ کر دکھاتے۔ مگر یہ تو اللہ میاں ہی کو منظور نہ تھا۔ کہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنی اتباع کا غلبہ دیکھیں اور خوش ہوں اور اپنے دشمنوں کی ذلت دیکھیں۔ تو بھلا اب دو ہزار سال کے بعد کیا کریں گے۔ کیوں کہ نہ تو وہ دشمن جن کے ہاتھوں سے ان کو تکلیفیں پہنچیں۔ موجود ہیں۔ کہ ان سے اگر بدلہ لیں گے نہ کوئی دوسری وجہ ہماری سمجھ میں آتی ہے۔ رہی تیسری صورت۔ تو اس میں ان کی کوئی خصوصیت نہیں جس عالم یا مجدد کو خدا کھڑا کر دیوے وہ اس کی بیخ کنی باحسن الوجوہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ مشاہد ہے تو یہ بھی کوئی ایسی ضرورت نہیں ہے جو ان کے دو ہزار سال بعد آسمان سے تشریف آوری کی مقتضی ہو۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ ان کا ابطال تثلیث کرنا ایک خاص اثر رکھے گا اس وجہ سے کہ ان کو ہی خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے۔ تو جب وہ خود ان کے اس عقیدہ کا بطلان ظاہر کریں گے۔ تو بہت کچھ اثر مترتب ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے نزدیک اس بات پر دلیل کیا ہوگی۔ کہ یہ وہ ہی عیسیٰ ابن مریم سلام اللہ علیہ ہیں جن کو ہم خدا کا بیٹا سمجھتے تھے۔ کیوں کہ ان کے نزول آسمانی کو اگر مان لیا جاوے تو اس وقت تمام دنیا تو موجود ہوگی نہیں اگر ہوگی بھی تو بالفرض متعدد اشخاص ہی ہووینگے۔ تو ان کی تصدیق کون کرے گا۔ نہ ماننے والے جب نہ مانیں گے پھر ایک فضول سے بات ٹھہری۔ اور ان کا دوبارہ آنا لغو سا ہوگیا۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا یہ امر ممکن نہیں۔ تو اس کا

جواب ہم یہ دیں گے۔ کہ امکان مستلزم وقوع کب ہے۔ جو ہم خواہ مخواہ تسلیم کریں اور جب امکان ہی پر آ گئے۔ تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم میں سے کسی کو خدا یہ شرف بخشے۔ اور مسیح ابن مریم بنادے جب یہ بھی ممکن ہے اور وہ بھی۔ تو جو عقل سے زیادہ اقرب ہوگا۔ ہم تو اس کو ہی پسند کریں گے۔ اب ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سب سے اول یہ دریافت کرتے ہیں۔

حضرات مکفرین سے کہ حضرت اقدس نے ارکان دین میں سے کسی رکن کا نعوذ باللہ انکار کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ حاشاہ عن ذالک۔ اچھا اصول دین میں سے کسی اصل کے ساتھ مخالفت کی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ پانچوں ارکان اسلام کو وہ مانتے ہیں۔ شروط ایمان کے مسلّم ہیں۔ اگر ان کی اور حضرات مکفرین کی مخالفت ہے۔ تو صرف ایک مسئلہ حیات و وفات مسیح میں ہے۔ تو کیا کوئی شخص ہم کو یہ بتا سکتا ہے۔ کہ حیات مسیح علیہ السلام کا اقرار کرنا ارکان اسلام میں سے ہے یا اصول دین میں سے ہے ہرگز نہیں۔ پھر اس کے انکار سے انسان کافر کیونکر ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی اور وجہ اس کے علاوہ ہو تو کوئی صاحب ہم کو سمجھا دیں۔ کیونکہ اصول و فروع میں حضرت مرزا صاحب کا وہی طرز عمل ہے۔ جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا و صحابہ کرام و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین کا تھا۔ وہ مدعی نبوت تشریعی نہیں سرور کائنات کے ختم نبوت سے انکاری نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اتباع کو اپنا فخر سمجھتے ہیں اور انہی کے غلامی کا دم بھرتے ہیں پھر یہ کفر کہاں سے آگیا کوئی صاحب یہ معما حل کر دیوے تو بڑی ہی مہربانی ہو۔ افسوس دنیا میں انصاف نہیں ہے۔ مگر میں اوروں کو تو بعد کہوں گا۔ پہلے میں خود ایسا تھا۔ مگر لعد الحمد مجھ میں اللہ تعالیٰ نے تحقیق کا مادہ ایسا رکھا ہے کہ جب تک خوب چھان بین نہیں کر لیتا۔ یکایک کوئی حکم قائم نہیں کرتا۔ اگرچہ میں مخالف ضرور رہا مگر نہ ایسا کہ خواہ مخواہ کوئی حکم لگاتا۔ چنانچہ اس کا انجام یہ ہوا کہ آج سے چوبیس پچیس روز پہلے میں مخالفین کے گروہ میں تھا اور آج اپنے آپ کو ایک جاں نثار غلام و خادم سمجھتا ہوں اور اس پر مجھ کو فخر اور ناز ہے یہ کس چیز کی برکت ہے تحقیق کی فقط میں آج بیس روز سے حضرت اقدس کی تصانیف لطیفہ کا مطالعہ کر رہا ہوں اور بڑی کوشش اور جانفشانی سے دیکھتا ہوں اور شب و روز اسی میں مستغرق رہتا ہوں کہ کوئی بات تو ایسی نظر پڑے۔ جس سے شبہ ہی کسی قسم کا وارد ہو سکے۔ مگر مجھے اس وقت تک ایسی کوئی بات نظر نہ آئی۔ آخر کو میں نے یہ سمجھ لیا کہ یا تو مخالفین کو خدا نے عقل سے بے بہرہ کیا ہے اور یا مجھے وہ باتیں نظر نہیں آئیں جن کی وجہ سے تکفیر کی جاتی ہے مگر یہ تکفیر حقیقتاً تکفیر سیأت ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے (ویکفر عنکم سیاٰتکم) کا تو

خدا وہ کام اس طرح نکال رہا ہے۔ اور اصل تو یہ ہے (چشم بد اندیش کہ برکندہ باد۔ عیب نماید ہنرش در نظر) اے لوگو۔ خدا سے ڈرو قیامت آنی والی ہے خدا کو کیا جواب دو گے کیونکہ دیکھو کہ اگر بالفرض حضرت اقدس نے جو دعوے کیا ہے وہ غلط ہی ہو تو ہم کو یہ بتاؤ۔ کہ ان سے بیعت کرنیکا قیامت میں ہم پر کیا وبال پڑے گا۔ کیوں کہ وہ شرک کی تعلیم نہیں کرتے۔ خدانخواستہ راہ ضلال نہیں بتاتے پھر ہمارا کیا نقصان ہوا ان کو ماننے سے اور اگر وہ اپنے دعوے میں سچے نکلے تو بتاؤ قیامت میں دست حسرت کون ملیگا۔ بہرحال درصورت صدق دعوے ہمارے پانچوں بلکہ دسوں گھی شکر میں و در صورت کذب ہمارا گرہ سے کیا خرچ ہوا؟ کچھ بھی نہیں رہا۔ تم دونوں حال میں ٹٹروں ٹوں۔ اب بتاؤ کون اچھا ہم یا تم۔ انصاف سے کام لینا چاہیے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ جو کچھ فرماتا ہے۔ اپنی کلام پاک میں وہ فرمان مثال و نظیر ہمارے لئے ہوتا ہے۔ دیکھو مومن آل فرعون کا قصہ خدا نے بیان فرمایا وہ کیوں؟ ہمارے لئے دیکھو کیا فرماتا ہے۔

(وقال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم فان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم)

یہ تعلیم خداوندی ہے کیوں نہ ہم بھی ایسا کہیں اور کریں۔ اگر اس میں کوئی نقص ہو تو ہم کو بتاؤ ورنہ تم ہمارا کہا مان جاؤ۔ اب ہم ایک معیار اور بتاتے ہیں۔ دیکھو ان کی تعلیم کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے ملا کر دیکھو اگر ایک ہے۔ تو پھر ماننے میں کیا عذر ہے اور اگر اس کے خلاف ہے۔ تو بے شک پھینک دو بلکہ ہم کو بھی وہ مخالفت بتا دو۔ تو ہم بھی اس سے رجوع کریں۔ مجھے ایک زمانہ تک حیات و وفات مسیح کے متعلق بڑا اشتباہ رہا۔ مگر غور کیا تو معلوم ہوا کہ کچھ بھی نہیں اور واقعی قرآن شریف میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے۔ جس سے حیات مسیح علیہ السلام ثابت ہو سکے۔ جس قدر آیتیں ہیں ان سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہود کا جو دعوے ہے کہ ان کو صلیب دی گئی تھی۔ غلط ہے بلکہ اپنی طبعی موت سے مرے مثلاً آیۃ کریمہ (انی متوفیک و رافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ) اس میں ایک تو توفی ہے۔ ایک رفع الی اللہ ہے۔ ایک تطہیر ہے ایک متبعین کو مخالفین پر غالب کرتا ہے۔ ہر ایک ان میں سے واقع ہو گیا اور جس ترتیب سے یکے بعد دیگرے لفظا واقع ہیں۔ اسی طرح سے یکے بعد دیگرے ظہور میں آئے۔ پہلے توفی ہوئے۔ پھر رفع ہوا پھر تطہیر ہوئی اور پھر آپ کے متبعین کو بھی غلبہ ہو گیا۔ اب بتائیے۔ کہ وہ تشریف لاویں گے

کیوں اور کیا ضرورت باقی رہی ہے۔ دوسری آیت (فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم) یہ صاف ظاہر ہے کہ قیامت سے تعلق رکھتی ہے اور یہاں وفات کے معنے موت ہی کے ہیں پھر دوسری آیت میں توفی بمعنی رفع مع الجسم العنصری کیسے ہو جاوے گا۔ تیسری آیت (وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ) اس میں صاف ظاہر ہے کہ موت کی نفی نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ اس بات کی نفی کی گئی ہے۔ کہ وہ قتل نہیں کئے گئے۔ رہی آیت (وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیہم شہیدا) اس آیت میں ضمیر حضرت مسیح کی طرف عائد ہونے میں کلام ہے کسی نے قرآن کی طرف راجع کیا ہے۔ کسی نے آنحضرت کی طرف کسی نے حضرت مسیح کی طرف۔ اکثر مفسرین نے اسی ضمیر کے مرجع میں اختلاف کیا ہے پھر ہم کیوں کر خواہ مخواہ حضرت مسیح کو ہی مرجع ضمیر ٹھہرا لیویں۔ اور کم از کم جب مفسرین کا اختلاف ہو گیا۔ تو کسی صورت سے صحیح نہیں رہا کیوں کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔ اور پھر مہربانی فرما کر کوئی شخص ہم کو اس آیت کے معنے ہی ذرا سمجھا دیویں۔ کہ وان من اھل الکتاب سے کیا مراد ہے آیا کہ دنیا میں جب سے اہل کتاب کا وجود آیا ہے۔ قیامت تک جس قدر ہوئے اور ہوویں گے۔ ان کی موت سے قبل تو یہ تو یقیناً باطل ہے۔ کیوں کہ کروڑوں اہل کتاب مر گئے۔ بے ایمان لائے ہوئے اور مرتے چلے جاتے ہیں اب یہ کہو کہ ان کے نزول من السماء کے وقت جس قدر اہل کتاب روئے زمین پر موجود ہوویں گے۔ سب آپ پر ایمان لاویں گے تو یہ بھی محال ہے۔ کیوں کہ تمام روئے زمین کے اہل کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو ایمان لائے نہیں۔ حضرت مسیح پر کیسے ایمان لے آویں گے۔ نیز خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ اغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ اور یہ فرمانا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ صاف بتلا رہا ہے۔ کہ کافروں کے فرقے قیامت تک رہیں گے۔ اگر آیت ممدوحہ بالا کے یہ معنے کئے جاویں کہ سب حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئیں گے۔ تو اس سے قرآن شریف کے بیان میں اختلاف لازم آتا ہے۔ گویا وہ کسی جگہ کچھ کہتا ہے اور دوسری جگہ اس کے مخالف بیان فرماتا ہے بھلا غور تو کرو کہ جب ان کو صاحب شریعت بنا کر بھیجا گیا تھا۔ تو اس وقت تو ایک آدمی بھی ایمان نہیں لایا اور اب تمام روئے زمین کے یہود ایمان لے آویں گے اور جبکہ ہم یہ دیکھ چکے ہیں۔ کہ یہود نے ٹھوکر کھائی۔

اوران کی کتاب میں جبکہ یہ لکھا ہے کہ مسیح اس وقت آویگا جب ایلیا آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ ایلیا نہیں آیا لہذا وہ مسیح کو بھی نہیں مانتے کیونکہ وہاں تو ایلیا کا مثیل آیا۔ اور کتاب میں نفس ایلیا لکھا تھا تو ہم کہتے ہیں جب ہمارے پاس ایک یہ نظیر بھی موجود ہے تو کیا وجہ کہ ہم ان کی طرح مسیح کے آسمان سے نازل ہونے کے منتظر رہیں اور جب وقت ہاتھ سے جا رہا ہے۔ کف افسوس ملنے کے سوا اور کچھ بھی … آوے ہماری سمجھ میں تو یہ آتا ہے اور بنظر خیر خواہی ہم لوگوں کے لئے یہ لکھتے ہیں۔ (فمن یشاء فلیؤمن ومن یشاء فلیکفر) مجھے تو امید ہے کہ جو شخص میری اس تحریر کو بنظر انصاف دیکھیگا وہ ضرور انشاء اللہ تعالیٰ اسی سے فائدہ اُٹھائے گا ویسے ہی ہٹ دھرمی اور ضد۔ تو اس کا علاج کوئی نہیں اس کا علاج خدا کرے۔ اور پھر جب وہ شخص یہ کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں۔ کھلے نشان اپنے ساتھ رکھتا ہوں چنانچہ کسوف و خسوف جس کو تمام دنیا نے دیکھا … جس کا منتظر اک جہان تھا وہ بھی وقوع میں آگیا۔ پھر اس کے ماننے میں کیا تامل ہو سکتا ہے اور ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہم کو نشانوں کی حاجت کیا ہے حضرت صدیق اکبر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا نشان طلب کیا تھا اور واقعی صدیقیت اسی سے تو عبارت ہے کہ بلا کسی نشان و معجزہ کے دیکھے ایمان لے آئے ورنہ ان میں اور دوسروں میں جو نشان یا معجزہ دیکھکر ایمان لائے فرق ہی کیا رہتا۔ ہمارا تو یہ خیال ہے کہ ہم نے خدا کے اس مامور کو بدوں کسی نشان طلب کرنے اور دیکھنے کے مانا اور قبول کیا اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہم کو خدا بھی قبول کریگا اور ضرور کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور واقعی نشان طلب کرنا تو میرے خیال میں ضعف یقین کی دلیل ہے کیونکہ حق تو اپنے ساتھ ایک ایسی روشنی رکھتا ہے۔ جس کا اثر فوراً قلب پر پڑتا ہے۔ بشرطیکہ ذرا سی بھی صلاحیت و قابلیت ہو ورنہ وہ (فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا) والا مضمون ہو جاتا ہے نہ کوئی نشان فائدہ دیتا ہے نہ کوئی معجزہ۔ جیسا کہ ابوجہل وغیرہ میں مشاہد ہے۔ وقس علی ہذا اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔ اور ہم کو تو زیادہ اس بات کا خیال ہے کہ دنکل گیا سانپ اب لکیر پیٹا کر والا مضمون نہ ہو جائے (یا حسرتا علی ما فرطت فی جنب اللہ نہ کہنا پڑے۔ ہائے افسوس وہ پیر جو اپنے مریدوں کو سوائے شرک کے اور کچھ تعلیم ندیں۔ دنیا کے کئی قبر پرست ٹکڑ گدا یا غوث یا قطب یا اللہ کے بدلے پکارنے والے حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینے والے تو لوگوں سے بیعت لیویں اور لوگوں کو بھی ان سے بیعت کرنے میں کوئی تامل نہ ہو۔ اور ایک ایسا شخص جو اپنے آپ کو مامور من اللہ بھی کہتا ہے اور تعلیم بھی وہی دیتا ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے اس سے انکار ہو اور اس پر کفر کے فتوے دئے جاویں۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اب میں اس رسالہ کو اس آیت پر ختم کرتا ہوں۔ شاید اس سے کسی کو نصیحت ہو۔ اعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ فستذكرون ما اقول لكم وافوض امرى الى الله ان الله بصير بالعباد۔

قریب ہے کہ تم میرا کہا یاد کرو گے اور میں اپنے کام کو خدا کے سپرد کرتا ہوں وہ سب کے حال سے خوب آگاہ ہے۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العلمين حرره الراجى عفو ربه التواب احمد رشید نواب الاحمدی کان الله له وذلك فى شهر ربيع الاول سنہ ۱۳۲۸ من هجرة من له العز والشرف۔ بقرية قاديان من اقطار پنجاب۔ ضلع گورداسپور۔ فقط

نجیب آباد میں طوفان بدتمیزی

جن لوگوں کو اخی المکرم اکبر شاہ خان صاحب احمدی ہیڈ مولوی انگلش اسکول نجیب آباد اور حکیم احمد اللہ خاں صاحب نجیب آبادی کے مباحثات اور مناظرانہ مضامین سے واقفیت حاصل ہے وہ کسی قدر ضرور اندازہ فرما سکتے ہیں کہ نجیب آباد والوں کے دل حقانیت کے قبول کرنے کے لئے کس قدر ناقابل ہیں آج کل جناب اخی المعظم حضرت منشی نعمت اللہ خان صاحب مضطر بدایونی وارد حال نجیب آباد کے احمدی ہونے پر شہر کے عام آدمیوں کے دلوں میں رنج کی ایسی بھڑاس اٹھی کہ یک لخت کائیں کائیں کرکے چاروں طرف سے آمادہ یورش ہو گئے۔ ہم احمدی لوگوں نے نہائیت تہذیب و سنجیدگی کے ساتھ مختلف طریقوں سے اس امر کا اعلان کیا کہ تم اپنے مولویوں کو اس بات پر رضامند کر لو۔ کہ وہ مناسب طریقہ سے افہام تفہیم کر لیں۔ اگر ہمارا غلطی پر ہونا ثابت ہو گیا تو پھر تمہاری یہ شورش بھی ایک حد تک جائز ہو سکے گی۔ مگر بلا تحقیق یہ وحشیانہ پن کی باتیں قابل اعتراض اور انصاف سے بعید ہیں چنانچہ اخبار بدر میں بھائی اکبر نجیب آبادی نے اپنا چیلنج بھی شائع کرا دیا جو ناظرین بدر کی نظر سے ضرور گذرا ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ نے کچھ ایسے قفل دلوں پر لگا دئے ہیں کہ نجیب آباد والے راہ حق پر کسی طرح آتا ہی نہیں چاہتے۔ بتاریخ ۲۷۔ اپریل بروز جمعہ نجیب آباد کی جامع مسجد میں ایک نظم جس کو کسی طرح نظم نہیں کہہ سکتے (ردیف و قوافی اور وزن کسی چیز کا جس میں پتہ نہیں چلتا) پڑھی گئی جس میں حضرت اخی المعظم منشی نعمت اللہ خاں صاحب مضطر بدایونی احمدی کو بُرا کہنے کی خاص طور سے کوشش کی گئی تھی۔ اس کے بعد یہ ارزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ ان احمدی لوگوں سے سلام علیک ترک کر دو۔ اور ان کے ساتھ کھانا پینا وغیرہ بھی موقوف کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔ دراصل یہ زمینی لومڑیاں آسمانی شیروں کا اپنی لیڈر بیکیوں سے کچھ نہ کر سکینگی اور شہر کے منصف مزاج ذی عقل لوگوں کے سوا ان پست فطرت جہال کو ابھی سے شرمندہ ہونے کا موقع مل رہا ہے اور یقیناً ذلیل ہوں گے بھائی مضطر صاحب ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر اور ذی لیاقت شخص ہیں اور وہ مضطر بدایونی ہیں جو اپنی کمال شاعری اور جادو نگاری کے سبب ملک میں اعلیٰ درجہ کی شہرت رکھتے ہیں اور انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بڑے بڑے معرکے سر کئے ہیں۔ بھائی اکبر نے باوجودیکہ وہ آجکل اپنی ہمشیرہ کی سخت علالت اور چند دیگر پریشانیوں میں مصروف ہیں۔ بھائی مضطر کے متعلق جامع مسجد میں نظم پڑھے جانے کا حال سنکر ان کو ایک خط لکھا اور اس میں ایک قطعہ بھی فی البدیہہ قلم برداشتہ لکھا۔ صرف وہ قطعہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں اور ملتجی ہوں کہ احمدی بھائی ہمارے لئے دعا کریں کہ خدا ہم کو استقامت عطا کرے۔

قطعہ

مرے پیارے مرے مضطر مرے مونس مرے ہمدم

سنا ہے کچھ اثر جہال کے دل پر نہیں ہوتا

وہ آمادہ ہیں سب ملکر تیری ایذا رسانی پر

ہوا ہے جب سے برپا کم یہ شور و شر نہیں ہوتا

مری خواہش یہی ہے خاموشی سے تو خاموش کر ان کو

کہ کیڑوں کے مقابل کوئی شیر نر نہیں ہوتا

عدو کی بدزبانی سے نہیں گھٹتا کبھی رتبہ

کہ قیمت میں کبھی بغدے سے کم خنجر نہیں ہوتا

شغال و سگ کی جانب ملتفت ہوتا نہیں ضیغم

خیال عاقل کو کچھ پاگل کی باتوں پر نہیں ہوتا

عدو کے مبلغ علم و لیاقت سے ہیں سب واقف

اثر جہال کی باتوں میں رتی بھر نہیں ہوتا

گدھا جس پر کتابیں ہوں لدی عالم نہیں ہرگز

کہ چوپایہ کبھی انسان کا ہمسر نہیں ہوتا

خدا کی معرفت کچھ مولویت کو نہیں لازم

کوئی دنیا کی سیاحی سے اسکندر نہیں ہوتا

تجھے غیروں سے کیا نسبت وہ ہمرتبہ نہیں تیرے

کہ قیمت میں برابر لعل کے پتھر نہیں ہوتا

اگر بزدل نہیں ہیں وہ تو بتلائیے کوئی باعث

مقابل کوئی کیوں ان میں سے ای مضطر نہیں ہوتا

مرا چیلنج شائع ہو چکا ہے بدر میں چھپکر

مگر کوئی مقابل شہر کے اندر نہیں ہوتا

کسی سے سن بھی لیتا ہوں تو رنجیدہ خاطر ہے

تو پھر آرام حاصل مجھ کو اے مضطر نہیں ہوتا

یہ وقت امتحاں ہے ای بھائی مستقل رہنا ؛ کہ کم ہمت کبھی دنیا میں شیر نر نہیں ہوتا

نتیجہ نیک اس جہال کی یورش کا نکلیگا ؛ فساں پر جب نہیں گستا رو خنجر نہیں ہوتا

نجیب آباد والوں کے کمینہ پن کا شکوہ جب ؛ تجھے ہوتا کہ جب موجود یاں اکبر نہیں ہوتا

الراقم۔ عبد العلیم خاں احمدی نجیب آبادی

احمدی احباب کے حالات

لاہور - برادر ظفر حسین صاحب امتحان ہاسپٹل اسسٹنٹ میں کامیاب ہو کر سیالکوٹ میں ملازم ہوئے۔

دہلی - عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ - احمد مسیح نامی عیسائی نے حضرت مسیح موعود کو جو مباحثہ کے واسطے چیلنج کیا ہے اس کا جواب میر قاسم علی صاحب نے خوب دیا ہے۔ اُمید ہے کہ عیسائی صاحبان اس کو پسند کریں گے۔ میر صاحب لکھتے ہیں کہ مسیح کے ساتھ مباہلہ کے واسطے اول تو خود مسیح ہی چاہئے پر ۱۹۰۰ برس کا مردہ زندہ ہو۔ اور یسوع کا آسمان پر جانا ایک وہمی اور خیالی افسانہ ہے۔ اس واسطے بطور تنزل اس کے نائب یعنی پوپ کو مباہلہ کے واسطے بُلا لو۔ اور اگر پوپ کی ہمت نہیں پڑتی۔ تو کسی ہندوستان کے بشپ کو ہی یہ پیالہ پلاؤ۔ ہم شوق کے ساتھ انتظار میں ہیں کہ پادری صاحبان اب کیا کرتے ہیں۔

مناسب ہے کہ آپ آسمان سے اپنے مسیح کو بلائیں لیکن یہ تو ناممکن ہوگا

زمین کو کیا ہو گیا؟

سان فرانسسکو میں زلزلہ اور آتش زدگی کی تباہی کی خبریں تازہ ڈاک و قامت بی آئی بی ولائت کا انگریزی نامہ نگار تحریر کرتا ہے۔ کہ ایک ہی رات میں یہ شہر نینوا اور صور کے کھنڈرات کے ساتھ مل گیا ہے پنجاب کی تباہی ایسی سخت نہ تھی۔ جیسی کو بیان ہوئی ایک عظیم الشان و دولت مند شہر آناً فاناً خاک سیاہ ہو گیا ہے۔ پانچ ہزار آدمی مر چکے ہیں۔ دو لاکھ اشخاص بے خانماں پھر رہے ہیں۔ ۴۰ کروڑ روپیہ کے قریب کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ بہت سے شہر اور گاؤں تباہ ہو چکے ہیں۔ لیکن تار ڈاک کا انتظام درست نہ ہونے کے سبب ابھی کچھ تفصیل معلوم نہیں ہوئی۔ پہلے تو عالم لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ زمین کا اندرونہ ابتدا میں جوش میں تھا اور زلازل اور آتش فشانیاں واقع ہوتی تھیں۔ اور رفتہ رفتہ زمین کا چھلکا پختہ ہو گیا ہے۔ مگر اب تو یہ سب باتیں غلط معلوم ہوتی ہیں۔ علماء زلزلہ کے عالم زلزلہ واقع ہونے کے بعد کہہ سکتے ہیں کہ یہ کیوں آیا اگر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ قدیم الایام کے پہاڑ اسی طرح ساکن کھڑے رہیں گے یہ مصیبت کا دن ہم پر اس طرح آیا ہے جس طرح چور رات کے وقت آتا ہے۔

لاہور - بشپ صاحب کی زیر نگرانی جو رسالہ مذہبی نکلتا ہے اس میں ایک صاحب نے اس بات کا رونا رویا ہے کہ پارلیمنٹ میں ۲۷۰ ممبر ہیں جن میں سے بمشکل ۷۰... بھی کلیسائے انگلستان کے ساتھ حامی نہیں ہیں

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی دل ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک شے کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاتا ہے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی - یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت وغیرہ دھندھ جالا، پھولا، شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ مر

سنون دندان - لو اب بیکو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دیکھنے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت چھتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں ایک دفعہ لگنے سے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند دم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہو۔ صرف ۴ مر۔ سونے چاندی کی گولیاں یہ وہ اسم باسمی ہیں جو صاحبان اپنی قوت کو ضائع دیکھتے ہیں عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہو یا جن کی لاعلاج بیماری نے بیکار بنا دیا ہے وہ بیچارے ان جوہر کے استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کو شکایت ہو سے جو حلق سے اُترتے ہی اپنا اثر تمام بدن پر کر دیتی ہیں پس کمزور کیلئے آب حیات ہیں قیمت سات عدد جوب عا بیلے

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام طب گن (ضلع) بٹالہ۔

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں و تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کے ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کے رائیں اور واقعات نہایت مدلل و معقول ہی جاتی ہیں اسی نے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے دیکھا ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت طلب ہے قیمت سہ ماہی صرف ہے (ڈیڑھ روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز گرم اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار عام ہی کو دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

منیجر روزانہ اخبار عام لاہور۔

عمدہ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آجکل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر بار چھوڑ کر نکلجاتے ہیں اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سُرعت کی مرض آگھیرتی ہے۔ بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے۔ آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے۔ ایسی ردی حالت دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر انکو گرم کر دیتی ہے۔ پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلاء تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے۔ تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے۔ تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے۔ اور مرض دور ہوئے۔ مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) اکی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنے معہ محصولڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد۔ کونین ڈامیانہ۔ کوکا نخس۔ وامیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں انکے استعمال سے جریان۔ احتلام سُرعت۔ رقت۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میدان انگلینڈ۔ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو۔ قیمت فی شیشی ۴۸ گولی معہ محصولڈاک عہ

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنے کا پتہ یہ ہے۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش۔ مقام ڈنگہ ضلع گجرات

مردمی کا بکس۔ جو کہ نامردی سستی وغیرہ کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ صرف ۱۲ عہ میں نور الدین احمد سرجن اینڈ فزیشن رام باغ امرتسر سے طلب کریں۔ نمک سلطانی۔ ہاضمہ۔ اسہال۔ پیچش۔ نفخ۔ وغیرہ کے لئے اکسیر فی شیشی ۸ مر۔ درجن صر

پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کیلئے چھپایا گیا۔